163168 ـ خاوند اور بيوى مرتد ہوگئے اور شادى كرلى پھر خاوند مسلمان ہو گيا تو كيا تجديد نكاح كرنا ہو گا ؟

سوال

جب ميں شادى سے قبل اپنے خاوند سے ملى تو ہم دونوں مسلمان تھے، ليكن (استغفر اللہ) آپس ميں ملنے كے كچھ عرصہ بعد ہى ہم دونوں مرتد ہوگئے اور پھر ہم نے برطانوى قانون كے مطابق شادى كر لى اور غير مسلم ہونے كى بنا پر غير اسلامى شادى كى تقريب بھى منائى.
پھر شادى كے دو برس بعد ميرے خاوند نے دوبارہ اسلام قبول كر ليا اور ميں كئى ماہ تك كافر ہى رہى، ليكن الحمد للہ ميں نے بھى بالآخر اسلام قبول كر ليا ہم اب اچھى حالت ميں ہيں، اب سوال يہ ہے كہ:
كيا ہمارى شادى صحيح ہے؟ اور اگر صحيح نہيں تو پھر ہم پر كيا واجب ہوتا ہے ؟
يہ علم ميں رہے كہ ہمارے ارد گرد والےسب جانتے ہيں كہ ہمارى شادى ہوئى اور شادى كى تقريب ميں جج اور پادرى شامل تھا، ليكن مشكل يہ ہے كہ جيسا كہ ميں پہلے بيان كر چكى ہوں كہ ہم غير مسلم تھے اور ہمارى شادى برطانوى قانون كے مطابق تھى نہ كہ شريعت اسلاميہ كے مطابق ہميں اب كيا كرنا چاہيے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مرتد خاوند اور بيوى مسلمان ہو جائيں تو وہ اسى طرح اپنے نكاح پر باقى ركھے جائيں گے جيسے اصلى كافر اپنے نكاح پر باقى ركھے جاتے ہيں، اس كا تفصيلى بيان سوال نمبر (118752) كے جواب ميں گزر چكا ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

اور اگر دونوں ميں سے كوئى ايك مسلمان ہو جائے اور دوسرا عورت كى عدت گزرنے كے بعد مسلمان ہو تو پھر اكثر علماء كرام كے ہاں نكاح كى تجديد كى جائيگى.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب خاوند اور بيوى ميں سے كوئى ايك شخص مسلمان ہو جائے اور دوسرا عورت كى عدت گزرنے كے عرصہ تك مسلمان نہ ہو تو عام علماء كرام كے قول كے مطابق نكاح فسخ ہو جائيگا.

ابن عبد البر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اس میں علماء کرام کا کوئی اختلاف نہیں، الا یہ کہ امام نخعی رحمہ اللہ سے کچھ بیان کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے علماء کرام کی جماعت سے علیحدہ ہو کر شاذ کو اختیارکیا ہے اور ان کی متابعت بھی کسی نے نہیں کی، ان کا خیال ہے کہ وہ اپنے خاوند کے نکاح میں ہی واپس دی جائیگی چاہے مدت کتنی بھی زیادہ لمبی اور طویل ہو.

کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالی عنہا کو ان کے خاوند ابو العاص کے پہلے نکاح میں ہی لوٹایا تھا "

اسے ابو داود نے روایت کیا ہے، اور امام احمد نے بھی اس سے دلیل لی ہے.

امام احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا: کیا یہ روایت نہیں کیا جاتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نئے نکاح میں واپس کیا تھا ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی کوئی اصل نہیں ہے.

کہا جاتا ہے کہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا اور ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام میں آٹھ برس کی مدت کا عرصہ ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 188).

اور بعض علماء کرام نے یہ اختیارکیا ہے کہ چاہے عورت کی عدت گزر جائے تو بھی نکاح فسخ نہیں ہوگا، اس لیے اگر خاوند اور بیوی عدت گزرنے کے بعد آپس میں رجوع کرنے پر رضامند ہوں تو انہیں ملنے کا حق حاصل ہے، اور تجدید نکاح کی کوئی ضرورت نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

انہوں نے ابو العاص رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے، اور اس لیے بھی کہ سنت نبویہ میں اس معاملہ کی تحدید عدت ختم ہونے سے ثابت نہیں ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 245 - 248).

اس قول کی بنا پر آپ اپنے سابقہ نکاح پر ہی قائم ہیں اور تجدید نکاح کی کوئی ضرورت نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے.

والله اعلم .